رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

مدینۃ المسیح

(۱) حضرت خلیفۃ ثانی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہت اچھی ہے۔ کل جمعہ میں مرد اور عورتوں کو ملا کر تقریباً ایک ہزار کا مجمع تھا حضور نے خطبہ میں فرمایا کہ یہودیوں نے اپنی طرف سے تصنیفات بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیں۔ انکو اللہ تعالیٰ نے ضلالت کے گڑھے میں گرا دیا اب پھر مسلمانوں ان کی پیروی کرتے ہیں اور خود ساختہ آیتوں کو قرآن شریف کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور من گھڑت مطلب بنا لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں پر اُس کے فضلوں کا نزول بند ہو گیا۔ اگر یہ یہودی صفت نہ بنتے تو مسیح کے آنیکی ضرورت نہ تھی پھر جماعت کو نصیحت فرمائی کہ تمہیں اس گندی مرض کا شکار نہ ہونا چاہیئے اور تحریف کے ہر رنگ سے بچنا چاہیئے۔ (۲) میاں عبدالحی صاحب کی طبیعت اب اچھی ہے (۳) کل ۹ راکتوبر بروز جمعہ ۱ بجکے ۵ منٹ پر سخت زلزلہ آیا تقریباً ۱۵

تازہ خبریں

لاسگنی میں دشمن کو شکست۔ (لنڈن ۶ راکتوبر) لاسگنی کے متصل دشمن نے بڑی سپاہ سے حملہ کیا مگر ناکام رہا ہم نے انگریزوں کے ساتھ ملکر سوفونز کے شمال میں کچھ ترقی کی۔ ضلع بیری ارباک میں بھی ہم نے کسی قدر پیشقدمی کی ہے۔

جرمن کارڈ کے دو از سر نو مرتب شدہ ڈویژن سڑک کے راستے سے جرمن ڈویژن کی کمک کو جا رہے تھے بجائیکہ بھاری توپیں ٹرین پر لادی گئی تھیں۔ بعض برٹش نیزہ داران ریلوے پر پہنچ کر شب کو گھات میں چھپ رہے اور صبح کو چار بجے ٹرین مادہ آتشگیر سے اڑا دی۔

جرمن برسلز میں (لنڈن ۶ راکتوبر) تیوہ اور برسلز کے مابین آمد و رفت و رسل و رسائل کا راستہ مسدود ہے۔ بلجیئوں نے پل اور ریلوے لائن کو توڑ ڈالا ہے تاکہ جرمن تسود میں سے مراجعت پر مجبور ہوں۔ اس طرح برسلز انکے لئے بے سود ہو گیا ہے۔

(لنڈن ۶۔ اکتوبر) جنگ کراکو شروع ہو گئی ہے اور یہ کہ دیبولا میں سخت لڑائی ہو رہی ہے اسٹرویوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اوپاٹو اور کلیمانٹو میں روسیوں کو شکست دی ہے۔

(لنڈن ۶۔ اکتوبر) جرمن رستے بار برداری کی ٹرینوں کے ساتھ اکھڑ ہوئے سرحد بجانب مغرب کوچ کر رہے ہیں۔ ضلع سوالکی میں روس کے جارحانہ حملے جاری رہے ہیں۔

(الٰہ آباد ۔ ۸ راکتوبر) سپاہ محفوظ سمیت روسی مسلح کی لشکر کی تعداد ۸۰ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے۔ قبل ازیں کبھی اس قدر سپاہ حرکت میں نہ آئی تھی۔ کم از کم پچاس لاکھ سپاہی رقبہ جنگ میں پہنچ جائیں گے۔

(لنڈن ۷۔ اکتوبر) بلجیئن سپاہ نے جو انٹورپ کی حفاظت

(ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے لئے شائع ہوا)

جنگ یورپ

زخمیوں کو منتقل کرنا - ہزاروں جرمن زخمی برسلز سے منتقل کر دیئے گئے - جہاں صرف ایک لنڈر ریجمنٹ باقی رہگئی ہی

فرانس میں جرمن قیدی (لنڈن ۷ - اکتوبر) اس وقت فرانس میں جرمن قیدیوں کی تعداد ایک لاکھ سے کم نہیں - قیدیوں سے بھری ہوئی ٹرینیں روزانہ پیرس کے نواح سے گذرتی ہیں -

جرمنی کا سخت نقصان جان (لنڈن ۵ - اکتوبر) مشرق جرمنی میں جرمنوں کی ستر ہزار جانوں کا نقصان ہوا ہے اور روسی افواج مغرب اور جنوب کی سمتوں سے الانسٹن کی طرف بڑھ رہی ہیں -

زار روس فوجی ہیڈ کوارٹر میں پہنچ گئے ہیں ؁

جرمنوں کی بڑی اتواپ (لنڈن ۵ - اکتوبر) زخمی برٹش افسر توپ خانہ ۷ - انچ کی ہوائٹزر جرمن اتواپ کرتا ہے کہ چالیس گھوڑے بھی ان کو وہاں کی سڑکوں پر نہیں کھینچ سکتے - فرنچ سپاہ آتش نشانی کے رقبہ سے گذر کر اپنی ۷۵ ملیمیٹر اتواپ کو کام میں لاتی ہے - اور اس طرح جرمن انجینئر اور توپ نصب کرنے والوں کو مستاصل کر دیتی ہے - جرمن ہوائٹزر اتواپ کی معقول تعداد متحدہ افواج کے قبضہ میں آچکی ہے ؁

شب خون - ٹسنگ ٹاؤ سے ساڑھے تین سو جرمنوں نے شب خون مارا - مگر شکست کھائی - انکے ۲۷ آدمی ہلاک ہوئے جاپانی پانچ المقتول اور آٹھ زخمی ہوئے -

پرنس آف ویلز کا فنڈ - پرنس آف ویلز کا فنڈ تین ۳ لاکھ پونڈ تک پہنچ چکا ہے ؁

قیصر کا بھتیجا - (لنڈن ۶ - اکتوبر) جرمن اخبارات کا بیان ہے کہ پرنس فرنز جوزف آف ہو ہنز ولرن قیصر جرمنی کا بھتیجا جہاز ایمڈن پر ہے ؁

متخاصمین کی سپاہ - (لنڈن ۵ - اکتوبر) ٹائمز کا فوجی نامہ نگار مشرقی منظر جنگ میں آسٹروی و جرمن افواج کی تعداد اٹھارہ لاکھ سے ۲۰ لاکھ تک اندازہ کرتا ہے

روسی فوج محفوظ کی طلبی - زار نے فرمان نافذ کر کے سپاہ محفوظ کو طلب کیا ہے جس سے سپاہ کی تعداد آٹھ ملین (۸۰ لاکھ) سے بڑھ جائے گی ؁

دار الصدر بوسینیا کا محاصرہ - (لنڈن ۵ - اکتوبر) روما میں خبر پہنچی ہے کہ سراجیود کا پورے طور پر محاصرہ کر لیا گیا ہے اور سربی و مانٹی نیگرو افواج نے سخت لڑائی کے بعد شمالی ریلوے پر قبضہ کر لیا ؁

دشمن کے حملے ہائے شبانہ روز (لنڈن ۶ - اکتوبر) پیرس میں ایک مراسلت شائع ہوئی ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام حالت بدستور ہے - بائیں جانب جنگ ہو رہی ہے - ارگون اور کوہستان میوز کی بلندیوں پر ہم نے دشمن کے حملے ہائے شبانہ روز پسپا کئے ؁

جرمن اتواپ سے نقصان (لنڈن ۶ - اکتوبر) نامہ نگار ٹائمز جرمن بھاری اتواپ کے لوگوں کے بربادی انگیز اثر کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ چالیس پچاس فیٹ کے مابین کوئی چیز سلامت نہیں رہی - ایک گولہ چالیس گھوڑوں میں جا پڑا اور تمام گھوڑوں کے پرخچے اُڑ گئے ؁

دردانیال کی بندش (لنڈن ۵ - اکتوبر) قسطنطنیہ کے تار سے مترشح ہے کہ اتفاق ثلاثہ (انگلستان - فرانس و روس) کے سفراء کے بیان کے مطابق دردانیال کی بندش سے بہ نسبت متحدہ سلطنتوں کے خود ترکی کا زیادہ نقصان مشہور ہے اگر ترکی چاہتی ہے تو ڈارڈنلز غیر محدود عرصہ تک بند رہ سکتا ہے - متحدہ افواج کا بیڑا اس وقت تک مراجعت نہ کریگا - جب تک جرمن کروزر جرمن گوبن اور بریسلا اصلی ملاحوں سمیت ترکی کروزر نہ ہو جائیں - جرمن ملاح و خلاصی ابتک ان کروزروں پر ہیں گو ان پر ترکی جھنڈا اڑ رہا ہے ؁

لگزمبرگ کی سے تعلقی میں دست اندازی (لنڈن ۶ - اکتوبر) گرینڈ ڈچز آف لگزمبرگ نورمبرگ کے قلعہ میں بھیجدی گئی ہی اور لگزمبرگ کی سپاہ جو اڑھائی لاکھ سپاہیوں پر مشتمل تھی - کمانڈنٹ کے ماتحت سے جرمنی روانہ کر دیگئی ہے ؁

ہندوستان

مقدمہ بمب دہلی - ۵ - اکتوبر - جج صاحب نے آج ۳ بجے سہ پہر کو حکم سنایا - مقدمہ بمب میں اسیروں سے اتفاق کر کے زیر دفعہ ۴ و ۶ - اکسپلوزو ایکٹ امیر چند داود بہاری کو ۲۰ - ۲۰ سال قید عبور دریائے شور بمقدمہ سازش نسبت کار کو بوجہ نوجوانی حبس دوام بعبور دریائے شور - اودھ بہاری امیر چند - بال مکند کو سزائے موت بلراج کو حبس دوام بعبور دریائے شور - ہنونت سہائے کو عمر قید - خوشی رام - گھور خیرا منولال اور رام لال بری کئے گئے - مخبران دینا ناتھ و سلطان چند رہا کئے گئے - اس مقدمہ کی سماعت سپیشل مجسٹریٹ کے روبرو ۱۷ - مارچ ۱۹۱۴ء سے شروع ہوئی تھی ۱۵ - مئی کو ملزم سشن سپرد ہوئے تھے - سشن میں ۲۱ - مئی کو سماعت شروع ہو کر یکم ستمبر کو ختم ہوئی ؁

مقدمہ قتل - آرہ - ۵ - اکتوبر - مسٹر میکفرسن سشن جج آرہ نے آج قتل مہنت کے مقدمہ میں فیصلہ سنا دیا - موتی چند ملزم کو مہنت بھگو انداس اور اس کے ملازم کے قتل کے جرم میں باتفاق اسیسران پھانسی کی اور ملزم وشنو دت کو بجرم سرقہ بالجبر دس سال قید بعبور دریائے شور کی سزا دیگئی ؁

شاہ جارج کا پیغام ہندوستانی فوج کو فرانس میں

میں خیال کرتا ہوں کہ تمام ہندوستانی سپاہی برٹش راج کی عزت کو دشمنوں کے مقابلہ میں برقرار رکھیں گے - میں جانتا ہوں کہ کس زبردست خواہش کے ساتھ بہادر جانباز ہندوستانی اس بھروسہ کو پورا کرنے پر تیار ہوگئے ہیں یقین رکھو میں ہمیشہ دعا کرتے وقت تمہارا خیال رکھونگا - میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ جاؤ اور دشمن پر فتح حاصل کر کے اپنی فوج کی عزت کو چار چاند لگاؤ

ایسا ہی ایک فرمان شاہ جارج نے انگریزی ہندوستانی فوج کے نام جاری کیا ہے کہ تم پر مجھے بھروسہ ہے اور تم اپنی ڈیوٹی کو بڑی خوبی سے سرانجام دوگے ؁

مفروروں کی گرفتاری - جہاز کوماگاٹامارو کے کل ۳۳۱ مسافر تھے جنمیں سے ۸۵ ابتک مفرور ہیں - بقیہ یا تو ہلاک یا زخمی ہوئے یا گرفتار کر لیئے گئے ہیں - پولیس نے بالی سٹیشن پر ایک سکھ کو ہوشیاری سے گرفتار کیا - سکھ مذکور نے نام بتانے سے انکار کیا اس نے سر کے بال کٹوانے کے علاوہ داڑھی بھی منڈوا دی تھی اور ایک بنگالی ساڑھی اوڑھے ہوئے تھا یہ ایک مسافر کو تھوڑی سی مسافت کا ٹکٹ خرید کر لا دینے کی ترغیب دے رہا تھا - ضلع ہگلی میں دو اور گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں ۲ - اکتوبر کو پانچ سکھ گوالنڈو سٹیشن پر گرفتار ہوئے - ایک سکھ کل بڑا بگھ میں پکڑا گیا - کلکتہ کے حکام ضلع نے جہاز مذکور کے ہر مفرور سکھ کی گرفتاری کے لیئے ایک سو روپے انعام کی بنیاد دی ہے ؁

تازہ خبر - برلن کی سرکاری خبر ہے کہ انٹورپ فتح ہو گیا - (سول ملٹری گزٹ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۱ر اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء

سلسلۂ الہام تا یوم القیام

کوئی صاحب ہیں مولانا نظام الدین حسن سابق مدار المہام بھوپال و جج ہائیکورٹ۔ انھوں نے اپنی ایک تحریر عصر جدید میں چھپوائی ہے جو افادہ میں بایں الفاظ نقل ہوئی ہے۔

"۱۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؕ

۲۔ محمد رسول اللہ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ و لیکن اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں۔ اور ہر چیز کو جاننے والا اللہ ہے۔

۳۔ بعض لوگوں کو خاتم النبیین کے مفہوم میں اختلاف ہے ملاحظہ ہو عصر جدید جلد ۷ نمبر ۱۱ مورخہ ۲ ار جولائی ۱۴ء صفحہ ۱۹۸۔

۴۔ جب باری تعالی نے آدم کو خلیفۃ فی الارض پیدا کیا تو انسان کی تعلیم اور تربیت لازم آئی۔

۵۔ جب تک کہ انسان نے اس قدر ترقی نہیں کی کہ بلا الہام غیبی کے خود تمام امور دینی پر عبور حاصل کر سکے تو رسول بھیجے گئے۔ اور ان کو بذریعہ الہام کے تعلیم اور تربیت دیگئی۔

۶۔ جب قرآن مجید نازل ہوا تو انسان کو اس قدر تعلیم ہو چکی کہ براہ راست الہام کی حاجت باقی نہیں رہی۔

۷۔ اب انسان میں اسقدر لیاقت موجود ہے کہ اپنی طبع سلیم سے بر بنائے قرآن مجید تمام مسائل دینی پر توجہ کرے۔ اور اب براہ راست کسی انسان پر الہام الٰہی کی حاجت باقی نہیں ہے۔

۸۔ علمائے ظاہری اور صوفیاء کرام پر واجب ہے کہ بر خلاف کلام اللہ لوگوں کو ہدایت اور تلقین کریں کسی نبی کی آیندہ بعثت محض خلاف عقل اور بر بنا جذبات انسانی ہے"

مولانا موصوف نے آیت تو درست نقل کی ہے۔ مگر جو نتیجہ اس سے نکالا وہ ہرگز درست نہیں کیونکہ ابوت کی نفی۔ اور پھر لکن سے اس کا استدراک یہ ثابت کرتا ہے کہ ابوت جسمانی نہیں تو روحانی کا سلسلہ ضرور جاری ہے۔ ورنہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتر ہونا لازم آتا ہے۔ کیونکہ جب حضور انور کا جسمانی بیٹا بھی کوئی نہیں اور روحانی بیٹا بھی۔ الولد سر لابیہ کے مطابق کوئی نہ ہوا۔ تو پھر ان شانئك هو الابتر کے معنی کرنے میں سخت مشکل پیش آئے گی۔ پس ولکن رسول الله و خاتم النبیین کے یہی معنے ہوں گے۔ کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہر نبوت کا امضا روز قیامت تک ہوگا اور آیندہ آپ ہی کے خدام میں سے صاحبان وحی و الہام پیدا ہونگے۔ اور جو نبی آپ سے پہلے گذر چکے ہیں۔ انکی نبوت کا ثبوت بھی آپ ہی کی صداقت نبوت پر مبنی ہو گا۔ ختم نبوۃ کے یہ معنے ہم ہی نے نہیں کئے بلکہ اس سے پہلے بھی علماء و فضلاء و صوفیا کا یہ مذہب رہا ہے کہ سلسلۂ الہام تا یوم القیام بہ برکت اتباع خیر الانام جاری ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ نے بھی اسی لئے فرمایا کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدی۔ یہ تو آپ کہو آپ خاتم النبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ خاتم کے معنے اگر مُہر کے نہ لئے جائیں اور ختم کے ہوں تو بھی یہ معنے ہونگے کہ کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اب ان کمالات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے فیض سے آپ کے اتباع وحی الٰہی سے سرافراز ہوں اگر ایسا نہ ہو۔ تو یہ دُعا جو ہر نماز میں مانگی جاتی ہے۔ لغو جاتی ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم منعم علیہم گروہ میں شمولیت کی جناب باری سے التجا ہے اور منعم علیہم کون ہیں؟ اس کی تشریح خود قرآن مجید نے فرمادی ہے۔ انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ پس ضرور ہے کہ اُمت محمدیہ میں صالحین۔ شہداء۔ صدیقین اور پھر نبی بھی پیدا ہوں۔ اور ایک نبی کی پیشگوئی احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ جس کا ایک نام مسیح موعود ہے۔ اور ایک نام مہدی مسعود۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا نام اس کا نام اور اپنی قبر میں اس کے مدفون ہونے کی پیشگوئی فرماکر یہ بتا دیا کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ اور وہ مبارک وجود میرا بروز ہو گا۔ اسی واسطے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا کے ساتھ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ فرمایا یعنی وہ رسول جو امیوں میں مبعوث ہوا۔ وہ آخرین میں بھی مبعوث ہو گا۔ اور چونکہ بلحاظ صفات و اخلاق و روحانیت وہی ہو گا اسلئے آخرین بعثت کے وقت اس کا نام الگ نہیں لیا گیا

غرض لفظ خاتم النبیین۔ آیندہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا مانع نہیں بلکہ یہ خطاب تو اس سلسلہ وحی و الہام کو ضروری ٹھہراتا ہے اور ایمان پیدا کرنے کے لئے وحی الٰہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ میرے آقا نے فرمایا ہے:۔

ہیچ کرمے بجز کلام خدا | مردہ ہستی بغیر جام خدا
آں یقینے کہ مانعے ز خطا است | گر بہ خواہی رہش بگو تم راست
آں کلام خدا یقطعے و یقین | پاک برتر ز دخل دیو لعین
پس ہماں چارۂ خطا کاریست | راہ دیگر طریق مکاریست

پس جیسے ایک بار بارش انسان کے لئے کافی نہیں۔ اور شدت گرما و قحط میں بارش کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہر فساد کے وقت وحی و الہام کی ضرورت ہے، اور بغیر اس کے کوئی چارۂ کار نہیں عقلوں کا چشمہ اگر آسمان سے بارش نہ پڑے تو سوکھ جاتا ہے اور کچھ کام نہیں دیتا۔ جیسے آنکھ بغیر آفتاب کے، کان بغیر ہوا کے کام نہیں دے سکتے۔ ایسے ہی محض عقل بغیر وحی کے اپنا کام نہیں کر سکتی۔ ہر زمانہ میں ہر صدی کے سر پر الہام الٰہی کی ضرورت ہے۔ البتہ یہ ہم مانتے ہیں کہ شریعت کامل ہو چکی اور اب اس ترمیم و تنسیخ تا یوم القیامت نہیں ہوگی۔ لیکن تعلیم کتاب و حکمت اور تزکیۂ نفوس کے لئے ایک مرد خدا کی ضرورت سے زمانہ کبھی بے پروا نہیں ہو سکتا۔ جو روح القدس سے ممسوح کیا گیا ہو۔ علماء میں موجودہ اختلاف کیوں ہے۔ اگر مسائل دینی اپنی طبع سلیم سے حل ہو سکتے تھے۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت ایک حکم کو چاہتی ہے اور وہ حکم صاحب وحی ہونا چاہیئے۔ پھر موجودہ فلسفہ موجودہ سائنس موجودہ دہریت ان سب کے دفعیہ کے لئے زمینی ہتھیار کافی نہیں بلکہ آسمانی اسلحہ سے مسلح انسان کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت خدا نے پوری کر دی۔

فالحمد للہ علے ذلک

ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

ایک لاہوری صاحب ہیں۔ جن کا نام پیر بخش پنشنر پوسٹماسٹر ہے وہ اپنی سب سے بڑی خدمت اسلام اور اپنے لیے سرمایۂ نجات یہ سمجھتے ہیں۔ کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کیجائے۔ ان کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے۔ کہ علم دین سے بہت کم حصہ ملا ہے۔ مگر وہ ہر مسئلہ پر کچھ نہ کچھ لکھ ضرور دیتے ہیں۔ حال ہیں ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ بنام مسئلہ بروز دعوئے رسالت۔ یوں تو یہ ۱۶ صفحہ حجم کا ہے مگر خلاصہ ایک فقرہ میں آسکتا ہے جو یہ ہے کہ

مرزا صاحب کا یہ دعویٰ کہ میں بروزی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں غلط ہے۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مدینہ منورہ میں تا قیامت مدفون ہیں اور ان کا اگر بروز مرزا صاحب کے وجود میں مانیں تو یہ تناسخ ہوا۔ کہ جسم پاک تو مدینہ منورہ میں رونق افروز ہے اور روح پاک مرزا صاحب کے جسم میں دوبارہ جنم لے یعنی ظہور یا دیا اور یہ تناسخ ہے اور تناسخ بالبداہت باطل ہے (صفحہ ۵)

اس کے بعد مؤلف ٹریکٹ نے تناسخ کے ابطال میں بہت سے دلائل دیئے ہیں قطع نظر اس سے کہ وہ خصم کے مقابل میں کس قدر کمزور ہیں۔ قابل غور امر تو یہ ہے کہ آیا ہم تناسخ کے قایل ہیں بھی؟ جب یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ اور سلسلہ احمدیہ کے خدام نے کئی مضامین تناسخ کی تردید میں لکھے تو پھر ہمیں تناسخ کا قائل قرار دینا ایک ظلم ہے۔ جب ہم تناسخ کو ایک باطل عقیدہ جانتے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم یہ مانتے ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح نے مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں دوبارہ جنم لیا۔ باقی رہی یہ بات کہ پھر بروز سے کیا مراد ہے سو جاننا چاہیئے۔ کہ

بروز کے معنے ہیں کسی شخص متوفی کے صفات روحانیہ و اخلاق باطنیہ کا کسی دوسرے شخص میں بطور انعکاس آنا جیسے آفتاب کے نور کا انعکاس بدر میں ہوتا ہے۔ یا جیسے آفتاب کا قرص پانی میں نظر آتا ہے۔ آفتاب بجائے خود ہے پانی بجائے خود اور پھر اس کا عکس بھی پوری شکل میں موجود ہے یا جیسے ایک قرآن مجید ہے اور دوسرا اس کا عکس۔

کسی کا مثیل ہونے کیلیئے تو چند مشابہتیں کافی ہیں مگر بروز کے لیئے پوری تصویر دوسرے آئینہ میں آجانی شرط ہے۔ (اس فرق کو ہماری جماعت کے احباب بھی یاد رکھیں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ ؎

لیک آئینہ ام ز ربّ غنی
از پئے صورت مہ مدنی

اور اس قسم کے بروز کی مثالیں قرآن شریف و احادیث و کتب سابقہ میں برابر پائی جاتی ہیں۔ اور صوفیاء بھی اس کے قائل رہے ہیں قرآن شریف میں بنی اسرائیل موجود در زمانہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے۔ وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ۔ اور اسی طرح انہیں کُفر سے خطاب ہوتا ہے۔ حالانکہ جنہوں نے یہ کام کیئے وہ اور تھے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ بلحاظ صفات و اخلاق وہ در اصل اپنے آباء و اجداد کے بروز تھے۔ ایسا ہی احادیث میں فرمایا۔ یا علی اما ترضیٰ ان تکون مني بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبي بعدي یہاں علی کو ہارون فرمایا ایک دوسری حدیث ہیں ما من نبي الا له نظیر من امتي و ابوبکر نظیر ابراهیم و عمر نظیر موسیٰ و عثمان نظیر هارون۔ اگرچہ یہ ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے فرما دیا اور بروز اس سے اعلیٰ ہے مگر تاہم اس سے مسئلہ بروز کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ بائیبل میں تو یہ مسئلہ بہت صریح طور پر آیا ہے۔ ملاکی نبی کی کتاب میں پیشگوئی ہے دیکھو "خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں الیاہ نبی کو تمھارے پاس بھیجونگا" (کتاب ملاکی نبی باب ۴ آیت ۵) اور یہود مسیح کے دعوے پر اعتراض کرتے ہیں۔ "اور اس کے شاگردوں نے اس سے پوچھا پر فقیہ کیوں کہتے ہیں کہ پہلے الیاس کا آنا فرض ہے یسوع نے انہیں جواب دیا کہ الیاس البتہ پہلے آویگا۔ اور سب چیزوں کا بندوبست کرے گا پر تم سے کہتا ہوں کہ الیاس تو آچکا لیکن انہوں نے اسکو نہیں پہچانا" (متی باب ۱۷ - آیت ۱۰ - ۱۲) اب سوال ہوتا ہے کہ وہ الیاس کون ہے سو اس کا جواب حضرت مسیح ابن مریم سے سُن لو۔ متی باب ۱۱ - آیت ۱۴ - "کیونکہ سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی اور الیاس جو آنیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو جس کسی کے کان سُننے کے ہوں سُنے"۔ اور یوحنا کی نسبت پہلے ہی ان الفاظ میں اس کے آنے کے متعلق خبر دی گئی تھی انجیل لوقا باب اول "فرشتے نے اس سے کہا کہ اے زکریا مت ڈر کہ تیری دعا سُنی گئی اور تیری جورو الیسابت تیری لیئے ایک بیٹا جنیں گی تو اس کا نام یوحنا رکھنا ×× ×× وہ خداوند کے حضور بزرگ ہوگا ×× وہ بنی اسرائیل میں بہتوں کو ان کے خداوند خدا کی طرف پھیریگا اور وہ اس کے آگے الیاس کی طبیعت اور قوت کے ساتھ چلیگا"

اس پیشگوئی نے بروز کا مسئلہ صاف کر دیا۔ یعنی یہ کہ بروز سے مراد طبیعت اور قُوّت پر آنا ہے نہ کہ کسی کی روح کا دوسرے میں حلول کرنا۔ یہاں کتب سابقہ کے محرف و مبدل ہونے کا مسئلہ پیش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ایسا امر ہے جس پر دونوں متخالف دو دشمن قوموں کا اتفاق ہے۔ یہ اتفاق مسئلہ بروز کی حقیقت کو اور بھی ثابت کرتا ہے۔ پس جس مسئلہ پر کتب سابقہ قرآن مجید احادیث صحیحہ کا اتفاق ہو اس سے انکار کرنا شیوۂ اتقا نہیں۔ صوفیاء نے اسی بناء پر مسیح موعود کے آنے کو بروزی قرار دیا ہے۔ کیونکہ کتب الٰہیہ میں کسی کے دوبارہ آنے سے یہی مراد ہوتی ہے۔ چنانچہ اقتباس الانوار کے صفحہ ۵۲ پر ہے کہ اکثر صوفیاء کا مذہب ہے کہ مسیح موعودؑ کا بروزی نزول ہوگا۔ پس جمہور اسلام کے متفق علیہ مسئلہ کی تردید احمدیوں کی مخالفت میں میاں پیر بخش کیلیئے کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟

(۱) الفضل اعلیٰ کاغذ پر

بعض احباب کو شکایت ہے کہ الفضل کا کاغذ اعلیٰ اور عمدہ اور چکنا نہیں۔ سو ان کی شکایت دُور کرنے کے لیئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ جو صاحب سات روپے سالانہ دینا منظور کرتے ہیں وہ اطلاع دیں تاکہ سو درخواستیں جمع ہونے پر ہم ایسے اصحاب کے لیئے عمدہ کاغذ پر الفضل چھپوانے کا بندوبست کر دیں؟

(مینجر)

(۲) الفضل کا فائل جلد اوّل

معارف و حقائق کا خزانہ۔ اسلام۔ تصدیق المسیح۔ سیرۃ نبوی (جسکی نسبت دعویٰ سے کہا جا سکتا ہے کہ اس طرز پر تیرہ سو سال میں نہیں لکھی گئی) کا مجموعہ صرف ساڑھے چار روپے میں دیا جاتا ہے۔ جلد منگوا لیں؟

(مینجر)

بابُ التنقید

اسکندریہ کا کتبخانہ کب اور کس نے جلایا؟

(گذشتہ سے پیوستہ)

ہارون نے یہ حکم صادر فرمایا تھا کہ میری وسیع حکومت میں ہر ایک مسجد کے ساتھ ایک مدرسہ ملحق ہو جاوے اور اُس نے اِن سکولوں کو جان ماسو نیسٹوسین عیسائی کے زیر اہتمام رکھا یہ واقعات ہیں جو ثابت کرتے ہیں۔ کہ اہل عرب انسان کے فرائض کو سرانجام دینے کی قابلیت کا امتحان مذہبی عقائد سے نہ کرتے تھے۔ بلکہ اس کی علمی قابلیت کو دیکھتے تھے۔

مامون کا عہدِ حکومت (۸۱۲ سے ۸۳۲ تک) جو عربی تعلیم کا نہایت ہی شاندار زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کے عہد میں اسکا دارالخلافہ بغداد علمی مرکز بن گیا تھا۔ سینکڑوں عالم فاضل اور طالب علم علم سیکھنے کے شوق سے ملک کے تمام حصوں اور مختلف اقوام سے اس کے دارالخلافہ میں جمع ہوئے تھے۔ جیسا کہ اس سے ۱۲ سو سال پہلے اسکندریہ کو جاتے تھے۔ اس خلیفہ نے اس وقت کی معلوم دنیا کے تمام حصوں میں اپنے سفیر اپنی لائبریری کے لئے پُرانی کتب جمع کرنے کے لئے بھیجے اس کے وقت اونٹوں کی قطاروں کو علمی ذخیروں سے لدی ہوئی بغداد میں داخل ہوتے ہوئے دیکھنا کوئی غیر معمولی نظارہ نہ تھا۔ یہ اس کے سفیروں کے دنیا کے کناروں میں عجیب غریب کتابوں کے لئے مارے مارے پھرنے کا ہی نتیجہ تھا

مامون نے جو عہد نامہ یونان کے شہنشاہ میکائیل ثالث سے کیا۔ اس کی شرائط میں سے ایک یہ بھی شرط تھی کہ وہ قسطنطنیہ کے کتب خانوں میں سے ایک کتب خانہ اسے دیدے۔

قدیم علم کی اس طرح پر بلا تمیز شاہی حمایت کی وجہ سے خشک ملاؤں کی طرف سے شکایت اور ڈر پیدا ہونے کی علامات کے وجود کا بھی پتہ چلتا ہے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ اس وقت دنیا کے ایک بڑے عالم نے ان علوم کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ اور اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ مسلمانوں میں ایسے فلسفہ اور سائنس پھیلانے کی جرأت کرنے کی وجہ سے جن سے لوگوں کے ایمان میں خلل پیدا ہونے کا ڈر ہو۔ یقیناً خلیفہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہوگا لیکن یہ آواز بالکل سُنی نہ گئی۔ خلیفہ نے نہ صرف اسبات کا حکم دیا کہ کرۂ ارض کی پیمائش کی جائے۔ بلکہ ٹالمی کی اس بڑی تصنیف کا عربی ترجمہ بھی کرایا جو اُس نے علم ہیئت کے متعلق لکھی تھی۔ یہ ترجمہ ۸۲۷ میں ختم ہوا۔ اور اس کا نام المجسٹ رکھا گیا۔

اِن واقعات سے اُمید ہے کہ ناظرین پر ظاہر ہو گیا ہوگا کہ ہم موجودہ زمانے کے لوگ اہل عرب کے بہت ہی ممنون احسان ہیں۔ جنہوں نے ان علوم کو محفوظ رکھا اور مع اپنی تحقیقات کے انہیں ہم تک ایسے زمانہ میں پہنچایا۔ جب یورپ ابھی جہالت کے گڑھے میں پڑا تھا۔ جہالت بھی اتنی کہ بادشاہ تک اپنا نام نہ لکھ سکتے تھے اور مذہبی پیشواؤں میں سے بھی اکثر پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہو جائیگا۔ کہ عرب ایسے کم فہم اور جاہل نہ تھے کہ ایسا نادر اور شاندار موقعہ (جیسا کہ اسکندریہ لائبریری کی حفاظت انہیں حاصل تھی) کو ہاتھ سے دیدیتے اور بھی ایسا کہ جس سے تو ہم پرستی کے بُت پر ایک ضربکاری لگتی تھی اور دنیا

اب ہم ممکنات کی طرف اپنی عنان توجہ کو منعطف کرتے ہیں یہاں بھی ہم ایسی روکاوٹیں پاتے ہیں جو اس روایت کے یقینی ہونے میں سدِّ راہ ہیں۔ جیسا کہ مؤرخوں نے ظاہر کیا ہے کہ سات صدیوں کے بڑے عرصہ میں اس کتب خانے کو دینی تعصب۔ لوٹ۔ جنگ۔ اور آگ سے بہت نقصان اُٹھانا پڑا ہے۔ ہم عام پل چل کی ایک مثال بیان کرینگے۔ پانچویں صدی عیسوی کے اوائل میں تین بڑی قوموں میں باہمی سخت تنازعات اور خونریز مخاصمات پڑے ہوتے تھے۔ تمام شہر انہی تین قوموں سے آباد تھے۔ یعنی عیسائی۔ یہود۔ بُت پرست ۴۱۵ عیسوی میں ایک عورت ہپاٹیا نامی علم ریاضی اور علم ہیئت کو ترقی دینے والی گذری ہے۔ اس کو عیسائیوں نے اپنے متعصب سردار سائرل نامی کے اشارہ سے قتل کر دیا۔

یہ واقعہ تہذیب اسکندریہ کی آخری حالت کا پتہ دیتا ہے اور یہ مسلمانوں کے اسکندریہ فتح کرنے سے پورے دو سو سال پہلے کی بات ہے۔ اپنی کتاب تاریخ التنازع بین المذہب والطبیعات کے صفحہ ۱۰۳ میں اسکندریہ کتب خانہ کی تباہی کی بابت ابوالفرجیس کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

"لیکن یہ نہ گمان کر لینا چاہیئے کہ وہ کتابیں جن کو ممنت کش جان (فلیپوپس) لینا چاہتا تھا وہ ایمنس شاہ پرگمس اور ٹالمیوں کے کتب خانوں کی تھیں۔ تقریباً ہزار سال گذرنے کے بعد فلاڈلفس نے اپنا ذخیرہ جمع کرنا شروع کیا۔ آدھے سے زیادہ ذخیرہ کو جولیس سیزر نے آگ کی نذر کیا تھا۔ اسکندریہ کے مہتمموں نے صرف کتابیں لے جانے کی اجازت نہ دے رکھی تھی بلکہ اپنی سرپرستی میں تمام کتب کو منتشر ہونے دیا۔

اوروش صاف صاف بیان کرتا ہے کہ اُس نے سینٹ سائرل کے چچا تھیوفلس کے ۲۰ سال بعد کتب خانے کی الماریوں کو بالکل خالی دیکھا تھا۔ جس کو فلاڈلفس کے ہاں سے ایک فرمان بھی اُس کے تباہ کرنے کا ملا تھا۔

اگر اس مفید ذخیرہ پر یہ سختیاں بھی نہ ہوتیں تو پھٹنے اور بوسیدہ ہونے سے اور میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ سینکڑوں سال کی چوری سے اس کا خاتمہ بُری طرح سے ہوتا۔

اگرچہ جان جیسا کہ اس کا لقب ظاہر کرتا ہے۔ کام کی زیادتی میں خوش ہوتا ہوگا۔ لیکن ہمیں باور کر لینا چاہیئے کہ پانچ لاکھ کتابوں کی حفاظت کیلئے تجربہ شدہ قوا سے باہر تھی۔ اور اس کے قائم رکھنے اور سنبھالنے کی طاقت ایک عالم کے ذرائع سے بالکل بالا تھی۔ جس نے ٹالمی اور سیزر کے وسیع وسائل کو طلب کیا تھا وہ مدّت جو اس کے جلانے اور تباہ کرنے میں بتائی جاتی ہے اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اتنا بڑا ذخیرہ اتنے وقت میں جل گیا ہو۔ ایندھن کے کام آنے والی تمام اشیاء میں سے شاید چمڑا تو بدترین چیز ہے۔ البتہ کاغذ اور درختوں کے چھال تو جلانے کا کام دے سکتے ہیں۔

اسکندریہ کے مسلمانوں کے حمّام چمڑے کی چیزوں کو اس وقت تک نہ جلاتے تھے۔ جب تک ان کو اور جلانے والی چیزیں میسر آسکتی تھیں۔ اور یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ اسکندریہ کی لائبریری کا اکثر مجموعہ چمڑے ہی کا بنا ہوا تھا

(باقی آئیندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

درخواست دُعا

مجھ پر دو مقدمے بلاوانی دائر ہیں۔ احباب محض للہ دُعا فرما دیں کہ مجھے اللہ اِن مقدمات میں کامیابی عطا فرمائے۔

خاکسار محمد ابراہیم بٹالوی مہر (؟)

عالمگیر جنگ کے متعلق بعض تفصیلی حالات

ٹرکی کا رجحان انگریزوں کی طرف
اور
جرمن مشورہ پر عمل کرنے کی بدولت ملک کی بربادی

موجودہ جنگ میں عثمانی حکمت علی کے متعلق غیر سرکاری ذریعہ سے ذیل کا بیان ریوٹر سے موصول ہوا ہے۔ سلطنت عثمانیہ کے سرکاری حلقہ میں یونانی رپورٹوں کے متعلق جو جرمنز کے قسطنطنیہ پہنچنے کی بابت تبلائی جاتی ہیں۔ کوئی علم نہیں۔ اور اس خبر پر یقین نہیں کیا جاتا۔ لیکن اس کے برخلاف ریوٹر لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ کو جرمنز کی روانگی اور روم میں فوجی تیاری کی تازہ معتبر خبر کی تصدیق واقف کار حلقوں سے معلوم ہوئی ہے۔ جرمنز افسروں کی قسطنطنیہ کو روانگی کی خبر کی بھی تصدیق کی جاتی ہے گذشتہ سوموار کو ایک ٹرین فلپوپلس سے گذری۔ جس میں ۱۵۰ جرمنز افسر اور عہدہ دار تھے۔ ان میں ۵۴ جنگی افیسر بھی تھے۔ دوسری ٹرین سوفیا سے گذری۔ اس میں ۹ جہازران اور ۱۳ افسر تھے۔ اور بدھ وار کو ۱۰۰ جرمن بحری افسر سوفیا کے راستے سے قسطنطنیہ کو گئے ہیں۔ اگرچہ جرمنز کا اثر اب تک موجود ہے۔ لیکن انگریزوں کے خلاف انتہا پسند نوجوان ترکوں کے پھیلائے ہوئے جذبات کا اظہار اب کم کیا جاتا ہے۔ بااختیار حاکموں کا خیال ہے کہ سلطنت روم عملاً تباہ ہو چکی ہے۔ کیا مالی حالت کے لحاظ سے اور کیا تمدن کے لحاظ سے۔ اور یہ صرف جرمن کے مشورہ کا نتیجہ ہے (ڈیلی کرانیکل)

قیصر کا جنگی منصوبہ
فرانس کو بالکل کچل دینا چاہیئے!

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ جنگ کے شروع ہونے سے چند ماہ بیشتر ریوٹر کی معرفت یہ تار وصول ہوئی تھی کہ کسی جرمن پروفیسر نے ایک پمفلٹ لکھ کر تمام جرمن میں شائع کیا ہے۔ اور اس میں انتہا پسند لوگوں کے خیالات کو پھیلانے کی کوشش کی ہے اسپر اس پروفیسر کو ولی عہد جرمنی نے مبارکباد کا تار دیا تھا کہ تم نے نہایت مفید کام کیا ہے اور اس ٹریکٹ کو خوب شائع کرنا چاہیئے۔ ڈیلی کرانیکل اس ٹریکٹ کے بعض حصص مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ درج کرتا ہے۔ جسے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

وہ لوگ جنھیں اس بیان پر یقین ہے کہ جرمنی نے یہ اپنی حفاظت کیخاطر جنگ چھیڑی ہے اور خود حملہ آور نہیں ہوا۔" ایسے لوگوں کی خدمت میں ہم سفارش کرتے ہیں کہ وہ کتاب بعنوان "جرمنی اور آیندہ جنگ" کا مطالعہ کریں ۱۹۱۱ء میں جرمن قوم کے لئے کرنیل وَن برن ہارڈی نے اسے تصنیف کیا تھا اور کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب درحقیقت قیصر کے ہی ایماء سے لکھی گئی تھی۔ جرمنی میں تمام طاقتوں کے فرمانبرداروں نے اسے پسند کیا ہے۔ اور یہی وہ کتاب ہے۔ جس کی بابت شہزادہ ولیعہد نے کہا ہے۔ کہ اس کا مطالعہ کرنا جرمن کے لئے ضروری ہے۔ ہم ذیل میں اس میں سے بعض انتخابات درج کرتے ہیں

"جنگ ہی نے طاقت پرشیا کی بنیاد رکھی تھی۔ جنگ ہی نے اس پرشیا کو فولاد کی طرح سخت بنا دیا۔ جسپر بطور یورپ کی ایک بڑی طاقت کے نئی جرمنی کی بنیاد رکھی جاسکتی تھی۔ اور اسے فاتح عالم حکومت بنایا جاسکتا تھا۔ جرمن کے متعلق جنگ نے ایک دفعہ اور اپنی طاقت کو ظاہر کیا ہے۔ اور اگر ہم تاریخ سے سبق سیکھیں تو بار بار ہمیں یہی نظارہ نظر آئیگا۔"

"قیصر کے ایک بزرگ ایلیکٹر اعظم نے دوسرے ممالک سے دیدہ دانستہ جنگ چھیڑنے سے پرشیا کی طاقت کی بنیاد رکھی تھی۔ فریڈرک اعظم بھی اس بزرگ کے قدم بقدم چلا اس نے ایسی کوئی بھی لڑائی نہیں کی۔ جس کے لئے اسے مجبور کیا گیا ہو۔ بلکہ وہ ہمیشہ خود پیشقدمی کرتا رہا اور اپنے دشمنوں پر خود حملہ آور ہو کر اپنے لئے فتح کے مواقع نکال لیا کرتا تھا

"شہزادہ بسمارک نے ریاستہائے جرمنی کے اکٹھا کرنے کی غرض سے جنگ کر کے جرمنی کو یورپ کی اوّل درجہ کی طاقتوں میں سے بنا دیا۔ اگر دیدہ و دانستہ حکمت عملی کو کام میں لاکر ایسی لڑائیاں نہ کی جاتیں تو اس وقت جرمن قوم کی جو قابل رحم حالت ہوتی اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل تھا۔"

"تاریخ کے اسباق نے اس تدبیر کی صحت کی تصدیق کر دی ہے، کہ جو لڑائیاں دور اندیش مدبران ملک نے دیدہ دانستہ کی ہیں۔ ان سے نہایت ہی اچھے نتائج پیدا ہوتے ہیں۔"

"بعض حالات کے ماتحت تو سلطنت کا اخلاقی اور ملکی فرض ہوتا ہے کہ ملکی مفاد کو مدِنظر رکھ کر جنگ کرے۔ جب مخالف ریاستیں کمزور ہو جائیں یا ان کی اندرونی اور بیرونی ترقی رک جاوے تو ایک سلطنت کو اپنے ملکی اغراض کو پورا کرنے کے لئے مفید حالات سے فائدہ اٹھانا ضروری ہوتا ہے۔"

"ہم نے یورپین طاقتوں میں اپنی حیثیت اور قومی اتفاق قائم کرنے کے لئے یہ لڑائیاں لڑی ہیں۔ ہمیں اب ضرور فیصلہ کرنا چاہیئے کہ آیا ہم اس ملک کو ایک عظیم الشان سلطنت بنانا اور قائم رکھنا چاہتے ہیں کہ نہیں؟ اگر ہم چاہتے ہیں کہ بین الاقوام چال میں ہمیں پوری پوری آزادی ہو تو ضرور ہے کہ کسی نہ کسی طریق سے ہم فرانس سے اپنے حسابات کا فیصلہ کریں۔ فرانس کو اس طرح کچل ڈالا جائے کہ یہ پھر کبھی ہمارے راستہ میں روک نہ ہو۔"

"یورپ میں ہماری اپنی حیثیت کے متعلق ہم اپنے ملکی اثر کی توسیع اسی طرح کر سکتے ہیں کہ اپنے قریب کی کمزور طاقتوں کو یہ یقین دلائیں کہ ان کی خودمختاری اور ان کے مفاد جرمنی کے ساتھ ملحق ہیں اور یہ کہ جرمن ہتھیاروں سے ہی ان کی پوری پوری حفاظت ہو سکتی ہے۔"

"پہلی بات تو یہ ہونی چاہیئے کہ ہمیں یورپ میں بین الاقوام موازنہ کی پالیسی کی بالکل پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ بعض طاقتوں کے باہم عہدناموں کی کوشش کیگئی ہے تاکہ حقیقی موازنہ قائم ہو سکے۔ مگر اس سے صرف ایک یہی نتیجہ نکلا ہے کہ تمام قوموں کی آزادانہ ترقی میں عموماً اور جرمن قوم کی ترقی میں خصوصاً روک پیش آگئی ہے۔

ہمیں ضرور کوشش کرنی چاہیئے کہ یورپ کی متحدہ طاقتوں کے اوپر ہم اپنی اصلی حیثیت حاصل کریں۔ اور اس طرح خیالی یورپین بین الاقوام موازنہ کو کسی نہ کسی طرح سے اس کی حقیقی حد تک گرا دیا جاوے۔ اور اس کے مقابل اپنی طاقت کو ترقی دی جائے۔"

"یورپ کی آیندہ بڑی جنگ میں ہم غالباً آسٹریا کے پہلو بہ پہلو ہو کر خواہ کیسا ہی دشمن ہو اسکے مقابل لڑینگے۔ اور فتح پائیں گے۔" (ڈیلی کرانیکل)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

جو سیدنا و مولانا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی نے ۲- اکتوبر کو دیا

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝

بہت لوگ اللہ تعالیٰ کے کلام کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اور بہت سے ایسے ہوتے ہیں جن کے دل میں خدا تعالیٰ کے کلام کی حقیقت سمجھنے کی خواہش بھی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر کسی دوست کسی رشتہ دار یا کسی عزیز کا خط آجائے تو لوگ بڑی توجہ اور خوشی سے اس کو پڑھتے ہیں۔ اور اگر خود پڑھنا نہ آتا ہو۔ تو اس کے پڑھوانے کے لئے بھاگے بھاگے پھرتے ہیں اور کئی کئی میل پر بھی چلے جاتے۔ اور پڑھوا کر سنتے ہیں۔ ان پڑھوں کو تو دیکھا ہے کہ ایک دفعہ کے سننے سے ان کی تسلی نہیں ہوتی بلکہ کئی کئی آدمیوں سے پڑھواتے اور سنتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کلام آیا خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کتاب آئی۔ احکم الحاکمین کی طرف سے ایک خط آیا۔ مگر اس کے پڑھنے اور پڑھوا کر سننے کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ باپ۔ بھائی۔ عزیز۔ دوست۔ خاوند۔ بیوی کا خط ہو تو لوگ فوراً پڑھتے ہیں یا اگر نہیں پڑھ سکتے تو کسی سے پڑھواتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا کلام ان کے پاس پڑا رہتا ہے اس کو دیکھتے بھی نہیں اس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ اُسے جھوٹا سمجھتے ہیں یا بناوٹ اور فریب خیال کرتے ہیں بلکہ وہ اس بات کا پختہ یقین رکھ کر کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پھر بھی توجہ نہیں کرتے۔ لاکھوں لاکھ ایسے مسلمان ہیں جن کے گھروں میں قرآن مجید ہوگا ہی نہیں۔ پھر لاکھوں لاکھ ایسے ہیں۔ جنھوں نے اگر گھروں میں قرآن رکھا ہوا ہے تو کبھی اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اور طاق پر پڑے پڑے اس پر گرد اجم گیا ہے۔ پھر لاکھوں لاکھ ایسے ہیں۔ کہ اگر قرآن پڑھتے ہیں تو ایسے رنگ میں کہ معنی نہیں جانتے۔ اور اس طوطے سے زیادہ ان کے پڑھنے کی حقیقت نہیں ہوتی جو خود ہی متکلم اور خود ہی مخاطب ہو کر کہتا ہے۔ کہ "میاں مٹھو چوری کھانی ہے" وہ قرآن پڑھتے ہیں۔ لیکن پڑھنے میں انہیں کوئی لطف اور مزا نہیں آتا نہ انکی تسلّی ہوتی ہے۔ نہ انہیں قرآن سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ یونہی ورق اُلٹتے جاتے ہیں ان کے دل میں یہ وہم بھی نہیں ہوتا کہ ہم محبت۔ شوق اور عمل کرنے کے ارادہ سے قرآن کو پڑھتے ہیں وہ ایک قصہ یا وظیفہ سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ میں نے سُنا ہے کہ لوگوں میں بعض ایسے وظیفے مشہور ہیں جن کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ انکے پڑھنے سے مال و دولت بڑھتی ہے۔ لیکن یہ وظیفے ایسے لغو اور بے معنی ہوتے ہیں کہ ان کے الفاظ کے کچھ معنی ہی نہیں بنتے لیکن پھر بھی لوگ ان کے مفید ہونے کا اعتقاد رکھ کر ان کو رٹتے رہتے ہیں۔ اسی طرح لوگ قرآن پڑھتے ہیں۔ جو کہ ان کے نزدیک ایک بے معنی الفاظ کا وظیفہ ہوتا ہے۔ اللہ اللہ مسلمان اور وہ مسلمان جن کی کتاب میں ایسا ت پر حیرت ظاہر کیگئی ہو اور اللہ نے یہود پر یہ الزام لگایا ہو کہ یہودی بھی کوئی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ تو ایک ایسی جماعت ہے جو کہ تورات کے معنی نہیں سمجھتی۔ انھوں نے تو اپنے خیالات کو ہی مذہب بنایا ہوا ہے۔ اور نہیں جانتے کہ مذہب ہوتا کیا ہے۔ انہوں نے سُن لیا کہ ہم موسیٰ (علیہ السلام) کی اُمت ہیں اسلئے یہودی کہلانے لگ گئے۔ انہیں تو کتاب کا علم ہی نہیں اور یہ اسے سمجھتے ہی نہیں انھوں نے کچھ جھوٹ کھوٹ باتیں سنی ہوئی ہیں یا جو انکے اپنے خیالات ہیں۔ انہی پر ان کے مذہب کا دارومدار ہے۔

مُسلمانوں کی حالت

اب مُسلمانوں کے مذہب کا دارومدار بھی روایات اور خیالات پر آگیا ہے۔ قرآن مجید نے جو اعتراض یہود پر کیا تھا کیا آج مسلمانوں کے گھروں میں وہ بات صادق نہیں آرہی۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ مسلمانوں میں سے ایک فیصدی بھی قرآن پڑھنے والے ہونگے اور میں نہیں یقین کرتا کہ لاکھ میں سے پانچ بھی ایسے ہونگے جو قرآن شریف کے معنی جانتے ہونگے۔ یہاں اتنے آدمی بیٹھے ہیں۔ ان میں سے بھی نصف کے قریب ایسے نکلیں گے۔ جو ترجمہ نہیں جانتے۔ حالانکہ یہاں اسقدر قرآن شریف پڑھایا جاتا ہے کہ دنیا کے صفحہ پر اور کسی جگہ نہیں پڑھایا جاتا تو مسلمانوں کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے جو نہیں جانتا کہ قرآن میں کیا لکھا ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ کہتے ہیں کہ "ہم مسلمان ہیں" "ہم جنت میں جائینگے"۔ کیا اُنھوں نے مسلمانوں کے گھر پیدا ہو کر جنت میں جانے کا ٹھیکہ لے لیا ہے؟ ان کا مذہب محض سُنی سنائی باتوں۔ روایتوں اور خیالات پر رہگیا ہے جو کچھ مولوی انہیں سُناتے ہیں وہی مان لیتے ہیں۔ ایک دوست نے سنایا کہ کچھ مسلمانوں میں بحث ہو رہی تھی کہ مسلمین کے کیا معنی ہیں اور مُسلمان کے کیا۔ تو آخر یہ فیصلہ ہوا کہ مسلمین وہ مسلمان ہوتے ہیں جو پُرانے ہوں اور مُسلمان وہ جو نو مسلم ہوں تو مسلمان عربی زبان سے اتنے ناواقف ہو چکے ہیں کہ یہ بھی نہیں جانتے کہ "ی" سے پڑھا جائے تو اور معنی ہوتے ہیں اور "یٰ" سے پڑھا جائے تو اور۔ اکثر مُسلمان تو صحیح معنوں میں یہ بھی نہیں جانتے کہ قرآن کیا ہے۔ اور دین کیا ہوتا ہے۔ آیا کوئی خدا سے کتاب آئی بھی ہے یا نہیں۔ اور اگر آئی ہے۔ تو اس کا مطلب کیا ہے۔ کسی گاؤں میں جا کر پُوچھ لو۔ وہاں ایسے ایسے شریعت کے مسئلے رائج ہونگے جن کو سُنکر حیرت آجائیگی۔ نئی سے نئی شریعتیں بنی ہوئی ہیں اور ملا لوگ جھٹ پٹ نیا مسئلہ گھڑ دیتے ہیں۔ ایک مدّت سے مجھے ایک مسئلہ حیران کر رہا ہے اور کئی خطوط آچکے ہیں کہ میں نے فلاں کام کیا تھا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ نہ معلوم ہر ایک کام کو نکاح سے کیا تعلق ہے۔ کہ جھٹ ٹوٹ جاتا ہے لیکن مولوی کچھ نہ کچھ تعلق نکال ہی لیتے ہیں اور عجیب و غریب شریعت کے مسئلے بنا لیتے ہیں مگر بڑے شرم کی بات ہے کہ قرآن شریف نے تو یہود پر اعتراض کیا تھا کہ کتاب نہیں جانتے۔ یعنی یہ نہیں جانتے کہ اس میں کیا لکھا ہے اُن کے نہ جاننے کی وجہ یہ تھی کہ اصل توریت عبرانی میں تھی اور یہود عبرانی سے بہت کم واقف تھے۔ کیونکہ وہ بہت کم بولی جاتی تھی۔ اِسلئے متروک ہو گئی تھی مگر تعجب ہے۔ کہ عربی تو بڑی کثرت سے بولی جاتی ہے۔ عرب میں۔ مصر میں۔ طرابلس میں۔ مراکش میں۔ الجیریا میں۔ ٹیونس میں عربی زبان ہی بولی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے علاقے ہیں جہاں کی زبان عربی ہے۔ اسلئے مسلمانوں کو قرآن شریف سمجھنے کے لئے وہ دقتیں نہ تھیں جو یہود کو تھیں لیکن پھر بھی یہود کی نسبت خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسی ردّی قوم ہے کہ نہیں جانتی کہ کتاب میں کیا کیا لکھا ہوا ہے اور اپنے خیالات پر چل رہی ہے مگر آجکل مسلمانوں کی حالت ان کو

بھی بدتر ہو چکی ہے ہر ایک گاؤں اور شہر میں الگ الگ اسلام بنگیا ہے جو کہ بہت افسوس اور شرم کی بات ہے۔ کیا فائدہ ہے اس مسلمان کے جینے کا جو مسلم کہلاتا ہے مگر باوجود مسلم کہلانے کے نہیں جانتا کہ مسلم کے معنی کیا ہیں۔ مسلم کہلانا مگر ایک دفعہ بھی اس کتاب کے پڑھنے کی طرف توجہ نہ کرنا جس کو خدا تعالیٰ نے لوگوں کے مسلم بنانے کے لئے بھیجا ہے۔ تو کیوں پھر مسلمان اس مندرجہ بالا آیت کے مصداق نہ ہوں ؞

احمدی جماعت کو نصیحت

ہماری جماعت کے آدمیوں کو چاہیئے کہ خواہ کوئی اسی برس کا بوڑھا ہی کیوں نہ ہو۔ پھر بھی قرآن کریم کے پڑھنے اور معنی سیکھنے کی کوشش کرے۔ کون کہتا ہے کہ بڑی عمر میں پڑھا نہیں جاتا۔ جس طرح وہ دنیا کے کاموں میں محنت کرتے اور مشکلات اُٹھاتے اور وقت صرف کرتے ہیں اگر اس کا نصف حصہ بھی قرآن شریف کے سیکھنے میں لگائیں تو سیکھ سکتے ہیں یہ ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ کم از کم قرآن شریف کا تو ترجمہ پڑھ لے اور انسان اگر بنا خدا انسان بنے نہ کہ میاں مٹھو بنے۔ قرآن شریف کے معنی نہ سمجھنا اور یونہی پڑھنا میاں مٹھو بننا ہے۔ پس تم ترجمہ سیکھو اور معنی اور مطلب سمجھو تاکہ تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا حکم دیتا ہے تم قرآن کے با معنی پڑھنے کی کوشش کرو۔ یہود کی طرح نہ بنو کیونکہ یہ صفت یہود کی ہے کہ توریت ان کے پاس موجود تھی۔ مگر وہ اس کے معنے نہیں جانتے تھے۔ تم مسلمان بنو اور مسلمان ہو کر قرآن کے معنے سیکھو۔ جب سیکھ جاؤ گے تو اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرو گے اور جب عمل کرو گے تو خدا تعالیٰ کے مقرب بنجاؤ گے اپنا وقت نکال کر بوڑھے۔ جوان عورتیں۔ بچے قرآن سیکھیں اور جہاں موقع پائیں کوتاہی نہ کریں احمدی جماعت کو شرم کرنی چاہیئے کہ ابھی تک بہت حصے نے قرآن نہیں سیکھا۔ ہمارے لئے دقتیں بھی ہیں کہ احمدی بڑی عمر کے لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی تربیت اور پڑھنے کا زمانہ گذر چکا ہوتا ہے مگر صحابہ میں ایسے آدمی بھی پائے جاتے ہیں جنہوں نے بڑی عمر میں ہی دوسرے مذاہب کی کتابوں کو پڑھ کر فائدہ اُٹھایا ؞

انگلستان میں ایک لاطینی زبان کا بڑا ماہر ہوا ہے۔ جس نے ستر برس کی عمر میں علم سیکھا تھا تو قرآن کا ترجمہ سیکھو تاکہ خدا تعالیٰ کی وعید میں نہ آؤ۔ جن کو قرآن آتا ہے۔ وہ دوسروں کو پڑھانے کی کوشش کریں اور جن کو نہیں آتا۔ وہ پڑھنے کی کریں۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کی وجہ یہی تھی کہ لوگ یہودی ہو گئے تھے۔ اگر آپ کے آنے کے بعد بھی کوئی یہودی رہتا ہے۔ تو وہ آپ کی بعثت کی غرض سے بالکل بے بہرہ ہے۔ صحابہ کرام سب مسائل سے واقف تھے اگر کوئی یہ کہے کہ وہ عربی زبان جانتے تھے اس لئے مسائل سے واقف ہو گئے تھے۔ تو یہ بھی ٹھیک نہیں۔ اب عربوں کو جا کر دیکھو کہ قطعاً قرآن نہیں جانتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ فرماتے۔ کہ ایک عالم نے زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر پکا لیا میں نے شکایت کی تو شریف مکہ نے کہا کہ یہاں مکہ میں تو ایسے آدمی رہتے ہیں کہ صحیح کلمہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ تم جو احمدی کی طرف منسوب کئے جاتے ہو ویسے بن جاؤ۔ کہ مکمل احمدی اور محمدی ہو جاؤ ورنہ اگر محمدی ہونا کسی کے لئے مفید نہیں ہو سکا تو احمدی ہونا کیا فائدہ دے سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب سیکھو اور اس پر عمل کرو ؞

دُعا خدا تعالیٰ تم سب کو اسباب کی توفیق دے ؞ آمین ؞

امپیریل ریلیف فنڈ

میاں نبی بخش صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر — لعہ؍
جماعت نوشہرہ معرفت منشی محمد عبد اللہ صاحب — ۱۳؍
وہ احباب جنھوں نے براہ راست اپنے اپنے مقام پر چندہ دیا
مولوی غلام اکبر خاں صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد دکن — ماکہ
جماعت احمدیہ جموں — عـہ
شیخ محمد حسین صاحب سب جج غازی پور — عـہ
بقاء محمد صاحب مدرس موہرہ اکڑہ جہلم — عصہ ۱۲
مولوی اختر علی صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس آرہ — عـہ
بابو محمد اسماعیل صاحب سٹیشن ماسٹر بصیر پور — سے؍
حسن خان صاحب ہیڈ کنسٹبل تھانہ بھوانہ جھنگ — سے؍
بابو غلام حسن صاحب سٹیشن ماسٹر بہاول پور غربی — صہ؍
خواتین قادیان معرفت اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب — لعہ ۱۵؍
میاں چراغ علی صاحب علی پور کبیر والہ ملتان — ۲؍
جماعت ماہوں ضلع جالندھر مدظلہ بابا محمد حسن صاحب واعظ — ۱۲؍
جماعت احمدیہ بھیرو چیچی (گورداسپور) معرفت سیکرٹری — سے؍
جماعت احمدیہ بٹالہ معرفت بابو عبد الرحیم صاحب — ۹؍
میاں احمد بخش صاحب احمدی بیگم پور ضلع ہوشیار پور — ۴؍
منشی غلام محمد صاحب مدرس ہمبڑاں — عا؍
جماعت سہارنپور معرفت منشی عبد العزیز صاحب اہلمد کلکٹری — سے؍
حاجی محمد سعید صاحب معرفت ابوبکر صاحب عرب جدہ — عہ؍
جماعت احمدیہ شکار معرفت مولوی بوٹے خان صاحب — عہ؍

فہرست نو مبائعین

میاں منشی صاحب۔ سرہالہ کلاں ضلع ہوشیارپور
میاں بھولا صاحب 〃 〃 〃 〃
جناب سردار محمد یار خاں صاحب۔ ای۔ اے۔ سی۔ مردان
میاں مولا بخش صاحب۔ صریح۔ نکودر۔ ضلع جالندھر
میاں عبد اللہ صاحب۔ کیپ ٹاؤن۔ مالابار
میاں جھنڈے خان صاحب۔ عنایت پور۔ ڈاکخانہ جہلم
فرزند علی صاحب 〃 〃 〃 〃
عالم خان صاحب 〃 〃 〃 〃
فضل داد صاحب 〃 〃 〃 〃
مسماۃ نور جان 〃 〃 〃 〃
خواجہ صاحب 〃 〃 〃 〃
مسماۃ عظمت بی بی 〃 〃 〃 〃
〃 عمر النساء 〃 〃 〃 〃
جان محمد صاحب۔ روڑکہ کلاں۔ ضلع جالندھر
ڈاکٹر نظام الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن مقام لنڈی کوتل
میاں نبی بخش صاحب۔ زیرہ ضلع فیروزپور
قاضی عبد اللہ صاحب۔ امام مسجد۔ بدوملہی (سیالکوٹ)
میاں علی محمد خان صاحب لنڈی کوتل ضلع پشاور معرفت ڈاکٹر نظام الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن۔
اہلیہ میاں غلام قادر صاحب۔ گوجرانوالہ
بی احمد صاحب کینانور مالابار ؞ کے خاتم صاحب کینانور مالابار
بی محمد صاحب 〃 〃 ؞ بی عیسیٰ صاحب 〃 〃
بی عبد اللہ صاحب 〃 〃 ؞ بی محی الدین صاحب 〃 〃

تازہ خبر:۔ برلن کی سرکاری خبر ہے۔ کہ انٹیورپ فتح ہوگیا۔ (سول ملٹری گزٹ)

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ تیسواں۔ سورۃ الغاشیہ

بقیہ رکوع اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ؕ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تمھیں ہم نے ایک خبر سنائی ہے۔ هل اتٰك۔ قد اتٰك تمھارے پاس خبر آئی ہے۔ ایسے عذاب کی جو کہ ڈھانپ لے گا۔ ایک ایسا عذاب ہوتا ہے۔ کہ صرف ہاتھ کو یا آنکھ کو۔ یا پاؤں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور باقی جسم اچھا ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ یہ جو عذاب ہے۔ یہ غاشیہ ہے۔ جو کہ کسی خاص عضو کے لیئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس میں انسان سارے کا سارا ابتلا ہو جائیگا۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ اور وہ عذاب ایسا خطرناک ہوگا۔ کہ اس قرآن کے مخالفین پر دجن کا پچھلی سورتوں میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔ جو کہ ایسی پاک تعلیم کے منکر ہیں۔ سر سے پاؤں تک نازل ہوگا۔ اسدن ان قوموں کے بہت سے ایسے سردار ہونگے۔ جو کہ ذلیل و خوار ہو جائیں گے۔

عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ اور وہ لوگ جو اپنے تختوں سے قدم بھی اُٹھانا نہیں چاہتے تھے۔ وہ محنت سے اور اپنے ہاتھوں سے کما کر کھائیں گے۔ دہلی کے شہزادے اور شہزادیاں کہلانے والوں کی حالت بڑی عبرت بخش ہے۔ اب وہ بہت ذلیل حالت میں ہیں۔ کئی ان میں سے ایسے ہونگے۔ جو کام کرنے کو عار سمجھتے ہوں گے۔ مگر ایسے بھی بہت سے ہیں۔ جو ذلیل سے ذلیل پیشہ کر کے پیٹ بھرتے ہیں۔ عورتوں میں کثرت سے زنا پھیلا ہُوا ہے۔ کسی وقت جن کے محلوں میں پرندے کو بھی پر مارنے کی اجازت نہ تھی۔ اب ان میں سے بعض کی روزی زنا پر آرہی ہے۔ یہ سب خدائے تعالیٰ کے عذاب کی وجہ سے ہے۔ دہلی کے بادشاہ کی ایک وقت تو یہ حالت تھی۔ کہ بڈھا ہونے کی وجہ سے شامی کباب کو چوس کر پھینک دیتا تھا۔ کہ ہضم نہیں ہوتا۔ لیکن غدر میں ایسی مصیبت میں گرفتار ہُوا۔ کہ اسکو بیسنی روٹی کھانی پڑی۔ مَیں نے کسی کتاب میں یہ بھی پڑھا ہے۔ کہ ایک دفعہ بادشاہ نے چنے چبا کر پیٹ بھرا۔ یا تو وہ وقت تھا۔ کہ شامی کباب بھی ہضم نہیں ہوتے تھے۔ یا یہ حالت ہو گئی۔ تو بڑی بڑی قوموں پر عذاب نازل ہوئے ہیں۔ اور صرف اسلیئے کہ وہ خدائے تعالیٰ کی نافرمانبرداری کر ہیں۔ اور ان کے عذاب دنیا پر یادگار کے طور پر رہ جاتے ہیں۔ ایک بڑا مشہور واقعہ ہے۔ جس سے شاید سکول کے بچے بھی واقف ہونگے۔ کہ ہارون الرشید کے زمانہ میں کُل ملک پر برامکہ کا قبضہ تھا۔ اور اس کے مقابلہ میں بادشاہ کی کوئی ہستی نہ تھی۔ بادشاہ اگر لکھتا۔ کہ دس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ تو صاف جواب دیدیا جاتا کہ گنجائش نہیں۔ لیکن اگر وزیر دس لاکھ کے لیئے بھی لکھتا۔ تو فوراً دیدیا جاتا۔ ایک شاعر جو کہ اسی کے روپیہ سے مالدار ہُوا تھا لکھتا ہے۔ کہ مَیں ایک دفعہ ایک حمام میں نہانے کے لیئے گیا۔ جو آدمی مجھے نہلانے کیلیئے آیا۔ وہ نہلاتے نہلاتے بیہوش ہو کر گر پڑا۔ بعد میں مجھے معلوم ہُوا۔ کہ یہ وہی لڑکا ہے جس کی پیدائش پر مَیں نے شعر پڑھے تھے۔ اور اس کا انعام ملنے پر مالا مال ہُوا تھا۔ اور اب حمام میں مجھ سے وہ شعر سُن کر اپنے خاندان کی حالت کو یاد کر کے بیہوش ہو گیا۔ غرضیکہ عجیب عجیب نظارے دیکھے جاتے ہیں۔ اب بھی ایسے لوگ لوگوں کی ہدایت کے لیئے موجود ہیں۔ مَیں نے لکھنؤ کے خاندان کے ایک شہزادے کو دیکھا۔ اس کے مُنہ سے یہی نکلتا تھا۔ کہ "سب لوگ ہمارے باپ دادا کے غلام ہیں" حالانکہ اس کی ہستی نہ تھی۔

تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ؕ یہ محنت اور مشقت کر کے اپنا پیٹ تو بھریں گے۔ مگر پھر بھی انکو سُکھ اور آرام نصیب نہیں ہوگا۔ اور جہنّم میں ہی جھکے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ محنت تو کرینگے۔ مگر جلتی آگ میں ہی رہینگے۔ ان کو ٹھنڈا پانی پینا نصیب نہیں ہوگا۔ ان کو تو گرم پانی پینا پڑے گا۔ ان کو اور کوئی کھانا نہ ملیگا مگر ضریع۔ (۱) سوکھی ہوئی شبرق گھانس (۲) ایسا کھانا جو ذلّت کا ہو۔ (۳) چھتر تھوہر۔ تو اس لحاظ سے جو مَیں نے معنی کیئے ہیں یہ ہوئے۔ کہ ان کو کوئی کھانا نہیں دیا جائیگا۔ مگر ذلّت کا کھانا۔

پھر جو ایسا ذلیل کھانا کھائیں گے۔ تو اس سے فائدہ کیا ہوگا۔ ایسے کھانے نے ان کو موٹا کیا کرنا ہے۔ وہ مُنہ میں لقمہ ڈالیں گے۔ تو ان کو وہ وقت یاد آجائیگا۔ کہ ہم بھی کبھی بادشاہ تھے۔ اور اعلیٰ اعلیٰ کھانے کھایا کرتے تھے۔ تو انکے گلے سے کھانا اُترنا مشکل ہو جائیگا۔ پھر ایسے کھانے سے پیٹ کہاں بھرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے کلام کے انکار کرنے والے کبھی سُکھ نہیں پا سکتے۔ اور ہمیشہ ذلیل ہی رہتے ہیں۔ آدم علیہ السلام سے لیکر آجتک جب کبھی خدائے تعالیٰ کا کوئی برگزیدہ انسان آیا ہے۔ اسکا انکار کرنے والے ہمیشہ ذلیل و خوار ہی ہوتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہوتے رہینگے کیونکہ اگر صداقت کا انکار کر کے بھی کوئی سُکھ پا سکے۔ تو دنیا میں کوئی بھی انبیاءؑ کو نہ مانے اس لیئے اللہ تعالیٰ کی صداقت کا جب کبھی انکار کیا جاتا ہے۔ تو بڑے بڑے زبردست نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے۔ اور آپ کے منکرین پر عذاب نازل ہوئے۔ لیکن پہلے لوگوں کی طرح وہ بھی کہتے رہے۔ کہ طاعون تو جہانگیر کے وقت میں بھی آئی تھی۔ لیکن اگر وہ گورنمنٹ کی رپورٹوں کو دیکھیں۔ جو ہر سال طاعون کے متعلق ہوتی ہیں۔ تو انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ کس قدر اب لوگ مر رہے ہیں۔ کسی نے اس عذاب کا ذکر ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا۔

تو آپ نے فرمایا :- (لاہور کو مدینۃ المسیح بنانے والے لوگ اس بات کو خوب نوٹ کرلیں) کر "ابھی کیا ہے - ابھی وہ دن آئیں گے جبکہ لوگ کہیں گے - کہ لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا" تو کوئی اسکو مدینہ بنائے یا مکہ - اور خواہ ساری دنیا ملکر اس کے بنانے میں لگ جائے - لیکن یہ مامور من اللہ کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں - اس لیئے لاہور کبھی لاہور نہیں رہ سکیگا - اسپر ایک وقت ایسا ضرور آئیگا جبکہ لوگ کہیں گے - کہ لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا - اور یہ نہیں کہیں گے کہ لاہور ہے -

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۙ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۙ

کفار کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ کچھ ایسے لوگ ہونگے - جو کہ قوموں کے سردار ہوں گے - اس دن بڑی نعمتوں میں ہوں گے - جو کوششیں انہوں نے کی تھیں ان پر وہ بڑے خوش ہوں گے -

فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۙ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۙ

بڑے عالیشان بہشتوں میں ہوں گے - اور اس میں لغو اور بے ہودہ باتیں نہیں سُنیں گے -

فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۙ

ان میں چشمے جاری ہوں گے - انسان کے لیئے دنیا میں بڑا چشمہ تو یہی ہے کہ خدائے تعالیٰ اس پر راضی ہو - کتنی ہی شدت کی گرمی ہو - کتنی ہی تکالیف کا سامنا ہو - مگر جس کے دل میں معارف اور حقائق کا چشمہ جاری ہو - وہ ہر وقت آرام میں ہی رہتا ہے - اس چشمہ کے لیئے نہ باہر سے پیالے لانے کی ضرورت پڑتی ہے - اور نہ اُٹھنے کی حاجت ہوتی ہے - اندر ہی اندر چشمہ پھوٹتا ہے - اور انسان ٹھنڈا ہوتا رہتا ہے -

فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۙ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۙ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۙ

اور جنتوں میں بلند تخت ہوں گے - اور آبخورے رکھے ہونگے (کوب وہ آبخورہ جس کا دستہ نہ ہو) اور نمارق ہوں گے صفیں باندھ کر رکھے ہوئے -

مجھے تعجب آیا کرتا تھا - کہ تکیئے کس طرح صفیں باندھکر رکھے جاتے ہیں - لیکن عرب کے سفر میں معلوم ہوگیا - ہمارے ہاں تو ایسا نہیں ہوتا - لیکن عرب میں رواج ہے - کہ فرش بچھا کر دیوار کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے تکیئے رکھدیتے ہیں - نمارق - چھوٹا تکیہ - جو سونے کے وقت سرھانے رکھا جاتا ہے -

وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۗ

اور مسندیں ہوں گی بچھی ہوئی - ایک وقت تو وہ تھا - کہ مسلمانوں کو تکلیفیں دیجاتی تھیں - لیکن پھر ایک وقت ایسا آگیا - کہ ہر قسم کے آرام انہیں نصیب ہوگئے -

اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ۝ وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝

کیا یہ بادل کی طرف نہیں دیکھتے - کہ ہم نے اسکی کیسی پیدائش رکھی ہے - اور پھر کس طرح آسمان بلند کیا گیا ہے - سورج کس طرح پانی کو کھینچ کر لاتا ہے - اور پھر اس سے بادل بنتے ہیں - پھر وہ زمین پر برستے ہیں - جن سے کھیتیاں پکتی ہیں - اور ہم نے پہاڑوں کو کس طرح نصب کیا ہے - پانی سے پہاڑوں کا بھی بڑا تعلق ہوتا - ان سے چشمے نکل کر بہتے ہیں برف جمتی ہے - نیز بارش کا تعلق بھی پہاڑوں سے ہوتا ہے -

اور اس زمین کو نہیں دیکھتے ؟ کہ کس طرح ہم نے اسکو بچھایا ہے - یعنی اس میں کیا کیا مادے رکھے ہیں -

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ اگر اس بات پر - کہ کس طرح ہم نے بارش کو بنایا پھر چاند اور سورج کو بنایا - پھر پہاڑوں کو بنایا - پھر زمین میں اتنی طاقتیں رکھیں - کفار غور کرتے - تو انہیں سمجھ آجاتی - کہ الٰہی سلسلہ بھی اسی طرح جاری رہتا ہے جب کبھی روحانی زمین خشک ہوجاتی ہے - تو پھر خدا کے فضل کا سورج اس نیک تعلیم کو جو لوگوں نے خراب کردی تھی اُٹھانا شروع کرتا ہے - اور پھر وہ کسی عظیم الشان انسان کے ذریعہ بارش کی طرح نازل ہوتی ہے - پھر جو نیک بندے ہوتے ہیں - وہ تو اس سے نشو و نما پاکر بڑھتے ہیں - لیکن جو اس سے فائدہ نہیں اُٹھاتے وہ تباہ ہوجاتے ہیں -

فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۗ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۙ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۙ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۗ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝

خدائے تعالیٰ رسول کریم کو فرماتا ہے - کہ تمہارا کام تو اتنا ہے - کہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو - اگر وہ نہیں مانتے - تو تمھیں گھبرانا نہیں چاہیئے - تم کوئی ان پر نگہبان یا داروغہ نہیں ہو - تم سمجھاؤ تو ان سب کو - مگر ان میں سے بعض ایسے بھی ہونگے - جو کہ مُنہ پھیرلیں گے - اور مانیں گے نہیں - پس ایسے آدمیوں کو ہم بڑا بھاری عذاب دینگے - کیا ہوا اگر یہ لوگ آج انکار کرتے ہیں - انہوں نے ہماری طرف ہی آنا ہے - پھر ہم نے ہی انکا حساب لینا ہے - دیکھنا کہ ہم ان سے کیا کرتے ہیں *